نوٹ فاردی ریکارڈ

خواتین LSOsاور خواتین کی رہنمائی میں چلنے والی LSOs: AKRSP کے لئے ترجیحات

شندانہ خان۔ RSPN

جولائی 12، 2010ء

AKRSP کی پچھلی بورڈ کی میٹنگ میں میرا خیال ہے کہ ہم ڈائریکٹرز نے گھیرنے کی ایک پالیسی بنائی تھی اور وہ یہ تھی کہ خواتین LSOs کے مسئلے پر KARSP کے CEO کو گھیرا جائے۔ کچھ دلائل کے بعد اظہار علی ہنزئی اس بات پر آمادہ ہو گئے تھے کہ AKRSP اس ضمن میں لچک دکھائے گی اور خواتین کی زیرِ رہنمائی چلنے والی LSOs اور ممکنہ خواتین LSOs کے بارے میں ضرور غور کرے گی۔ تاہم یہ ان علاقوں میں ہوگا جہاں ان کی ضرورت ہوگی اور جہاں خواتین مردوں سے آگے ہیں۔

اپنے گلگت کے پچھلے دوروں میں میں نے سنگل، ضلع غذر میں خواتین کے زیرِ رہنمائی چلنے والی ایک LSO کا دورہ کیا۔ مجھے اس بات کا بھی موقعہ ملا کہ میں AKRSP کی خواتین اہلکاروں سے مل کر اس مسئلے پر بات چیت کروں۔ 15 جون 2010 کو AKRSP کے CEO کی درخواست پر AKRSP کی چیدہ چیدہ خواتین نے مل کر میٹنگ منعقد کی۔ CEO نے خود اس میٹنگ میں شرکت نہیں کی تا کہ خواتین اہلکار بغیر کسی جھجک کے کھل کر بات چیت کر سکیں۔ چنانچہ اجلاس میں صرف میں تھی اور AKRSP سے چھ اہلکار تھیں جن میں یاسمین قلندر بھی شامل ہیں جو AKRSP میں جینڈر شعبہ کی سربراہ ہیں۔

سٹاف نے کچھ مسائل کی نشاندہی کی جو تمام LSOs میں مشترکہ ہیں۔ مگر یہ مسائل WOs اور LSO بورڈ اور کمیٹی کی خواتین ممبران سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

LSO کی تربیت:

LSO کی جنرل باڈی، بورڈ اور کمیٹی کے ممبران کے لئے کی جانے ولی جینڈر کی تربیت ایک مستقل عمل ہونا چاہیے۔ آج تک LSO کے مجلسِ عام کے لئے کوئی جینڈر کی تربیت کا انعقاد نہیں کیا گیا۔ مجلسِ عام کافی بڑی ہوتی ہے اور اس کے لئے شائد بجائے تربیت کے جینڈر پر مکالمہ کیا جانا چاہیے۔ AKRSP کے سٹاف میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ یہ کروا سکتے ہیں۔ AKRSP نے LSO کے بورڈ ممبران کے لئے یہ تربیت منعقد کی ہے مگر بورڈ میں بہت زیادہ تبدیلیوں کی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ اس طرح کی تربیتوں کا انعقاد باقاعدگی سے جاری رہے۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ LSO کو بنیادی سوشل موبلائزیشن میں تربیت دی جائے، اور LSO کی فائنانس کمیٹی اور بورڈ کی بھی تربیت کی جائے تا کہ انہیں اپنی ذمہ داریوں اور کردار کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ ایسا پہلے بھی کیا جا چکا ہے اور ضروری ہے کہ اس کو جاری رکھا جا سکے۔

خواتین LSO کی خواتین ممبران کے لئے علیحدہ تربیت:

یہ بہت ضروری ہے کیونکہ بہت ساری خواتین ممبران کو اس چیز کی آگاہی نہیں کہ بطور ممبران کا کیا کردار ہے۔ اسی طرح وہ LSO کے ان اصول اور قوانین سے بھی نابلد ہیں جن کے تحت LSO اپنا کام کرتی ہے۔ عام طور پر یہ اصول اور ضابطے مرد بناتے ہیں اور خواتین کو اس کام میں شامل نہیں کیا جاتا۔

خواتین اسٹاف نے کئی دفعہ LSO کی پالیسی اور WOs اور خواتین کو LSOs میں شامل کرنے کے بارے میں گفتگو کی۔ مگر وہ اس پالیسی کی سطح پر ہونے والی بات چیت سے ناآشنا تھے جو خواتین کی زیرِ رہنمائی چلنے والی LSO یا خالص خواتین LSOs کے بارے میں ہوتی رہی ہے۔ خواتین اسٹاف کا عمومی تاثر یہ تھا کہ خواتین کے آنے جانے اور آزادی سے سفر نہ کر سکنے کے مسائل کی وجہ سے صرف خواتین LSO بنانے سے فائدہ نہیں ہوگا۔ تاہم ان کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جس طرح مردوں کی LSOs میں مردوں کو ہی بھاگ دوڑ کے کام کے لئے ملازم رکھا جاتا ہے اسی طرح خواتین LSO میں بھی مردوں کو یہ کام دیا جا سکتا ہے۔ جب میں نے پوچھا کہ سنگل کی خواتین

LSO کیسے کام کررہی ہیں تو اسٹاف نے بتایا کہ سنگل میں خواتین LSO اس لئے بنائی گئی ہے کہ اس علاقے میں بہت ساری مردانہ تنظیمات غیر فعال ہو چکی تھیں۔سنگل LSO بڑے اطمینان کے ساتھ اپنا کام کررہی ہے اور اس میں مرد VO ممبران کی تعداد رسمی سی ہے۔

-LSO میں نوجوان خواتین:

سٹاف کا یہ خیال تھا کہ نوجوان اور تعلیم یافتہ خواتین کو LSO کے انتظامی امور میں شامل کیا جائے۔شائد ان میں سے کچھ WO ممبران نہیں ہونگی مگر ان کو ممبر بنایا جاسکتا ہے۔نوجوان خواتین اور اصلی مگر عمر رسیدہ ممبران WO میں عمر کا فرق بہت زیادہ ہے۔اگر LSO نے ترقی کرنی ہے تو اس کے لئے نوجوان نسل کو LSO میں شامل کرنا ناگزیر ہوگا۔یہ ایک حساس نوعیت کی مگر بڑی اہم تجویز ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ AKRSP اس امر پر سنجیدگی سے غور کرے۔

-وہ علاقے جہاں کمزور اور غیر فعال VOs ہیں

سٹاف نے کہا کہ ایسے علاقے جہاں پر VOs یا تو کمزور ہیں یا غیر فعال ہیں وہاں خواتین کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ خواتین LSO بنائیں اور رہنمائی کریں۔ایسے ہی ایک علاقے کی مثال پھنڈر ہے۔اس بحث مباحثے سے انہیں احساس ہوا کہ مخلوط LSO بھی بنائی جاسکتی ہے۔اس بات کی وضاحت ہوگئی تھی کہ ہمیں اس مسئلے کو ایک ایک کیس کے حوالے سے علیحدہ علیحدہ کر کے دیکھنا ہوگا۔

سٹاف نے بتایا کہ جنوبی گلگت میں سُنی اکثریت والے ڈموٹ اور جگلوٹ کے علاقوں میں اس وقت مردوں کی ایک LSO کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔سٹاف پر زور دیا گیا کہ جگلوٹ کی کمیونٹی کے ساتھ مل کر خواتین LSO کے قیام کے سلسلے میں بھی حکمتِ عملی واضح کرنی ہوگی۔اس علاقہ میں کافی پرانی WOs ہیں جنہوں نے اس قدامت پسند علاقے میں ایک نئے رواج کو جنم دیا تھا اور گلگت میں AKRSP کے کام کو آگے لے کر بڑھی تھیں۔اس سرمایہ کاری کو ضائع نہیں ہونا چاہیے۔اس بات کی کوئی امید نہیں کہ یہاں کوئی مخلوط LSO بنے۔اس لئے ہمیں یہاں سے خواتین LSO کا سوچنا ہوگا۔جہاں تک شیعہ اکثریتی علاقوں مثلاً نگر کا تعلق ہے، وہاں پر کافی تبدیلی آئی ہے۔مگر مخلوط LSOs میں بھی مرد صرف ان خواتین کو شامل کرتے ہیں اور عہدیدار بناتے ہیں جنہیں وہ محفوظ خیال کرتے ہیں اور جو غیر متنازعہ ہوں۔شین بار میں چھلت LSO اس کی ایک مثال ہے۔تاہم شیعہ علاقوں میں بلاشبہ کچھ نہ کچھ تبدیلی آئی ہے جہاں پر خواتین کو LSO کی فیصلہ ساز کمیٹی اور بورڈ میں بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

ہل بوش LSO کے ساتھ میٹنگ: سنگل، ضلع غذر میں خواتین کی رہنمائی میں چلنے والی LSO

16 جون کو میں نے سنگل LSO اور ساتھ ہی ساتھ غذر LSO نیٹ ورک کا دورہ کیا۔آخر الذکر دورے کا میں نے علیحدہ سے فیلڈ نوٹ تیار کیا ہے۔ہل بوش LSO ابھی تک رجسٹرڈ نہیں ہوئی ہے۔

LSO کے بارے میں حقائق:

بلبل حاجہ اس LSO کی ایک پُراثر چیئر پرسن ہے۔اس متاثر کن اجلاس میں تیس WO ممبران اور تقریباً چھ VO ممبران موجود تھیں، جن کا تعلق مندرجہ ذیل گاؤں سے تھا:
تھنگڈاس، گوہرآباد، سنگل، گچ، چپوکہ داس اور چپوکہ بالا، جپوکہ، سنگل کشوٹ، بُبر، گلمت پائیں اور گرنجر۔

پہلے پہل یہ LSO خواتین اور WOs کا ایک غیر رسمی سا ادارہ تھا جو کہ بعد میں ایک باقاعدہ LSO بنی ہے اور اس وقت AKRSP کی حکمتِ عملی پر عمل پیرا ہو کر مزید VOs اور WOs کو اپنی ممبر بنا رہی ہیں۔اس ادارے کے بنانے کا مقصد یہ تھا کہ خواتین کو ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے جہاں سے صنفی امتیازی سلوک کا خاتمہ ہو سکے اور زندگی کے ہر شعبے میں خواتین کے لئے مواقع کی نشاندہی کی جاسکے اور مواقع پیدا بھی کئے جائیں۔یہ اتحاد 2006 میں اس وقت ہوا تھا جب AKRSP ایسے گروہوں کو فروغ دے رہی تھی۔بہت ساری دیگر LSO کے برعکس ہلبوش LSO میں دو یونین کونسل سنگل اور بُبر شامل ہیں۔جن میں مجموعی گھرانوں کی تعداد 2020 ہے۔ان میں سے 1429 گھرانے VOs اور WOs کے ممبر ہیں (اس میں 71% گھرانے منظّم ہو چکے ہیں) اور ممبران کی تعداد 1547 ہے۔جبکہ مجموعی بچت مبلغ 9.4 ملین روپے ہے۔اس LSO میں کل VOs اور WOs کی تعداد 26 ہے۔

LSO کا انتظامی ڈھانچہ 17 گاؤں اور چھوٹے دیہاتوں سے 17 افراد پر مشتمل بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور 78 افراد پر مشتمل ایک مجلسِ عام ہے۔یہ نمائندے 21 WOs اور پانچ VOs (کل 26) سے ہیں۔

تمام WOs اور VOs سے نمائیندے بورڈ میں شامل نہیں ہین اوراسی طرح سے یہ بھی واضح نہیں ہے کہ مجلسِ عام کیسے منتخب کی گئی ہے۔مجلسِ عام تین CBOs پر بھی مشتمل ہے LSO میں بھی زیادہ تر WOs کے نوجوان اور پڑھی لکھی خواتین شامل ہیں۔

LSO کی سرگرمیاں:

اپنے قیام سے لیکر سنگل LSO نے مختلف سرگرمیاں کی ہیں۔یہ سرگرمیاں مندرجہ ذیل نوعیت کی ہیں:

دس WO ممبران نے مل کر ایک کاشتکار کاروباری گروپ (فارمرانٹر پرائز گروپ) تشکیل دیا ہے جو کہ ایگریکلچر بزنس سپورٹ فنڈ کے تحت AKRSP کے ساتھ ملکر کام کررہا ہے۔اس کے علاوہ مقامی وکلاء کے ساتھ مل کر اسلام میں خواتین کے حقوق کے حوالئے سے ایک ورکشاپ منعقد کی ہے جسمیں عورتوں کے آمدن اور اثاثہ جات پر اختیار کے حوالے سے بھی بحث کی گئی ہے۔ممبران کے ساتھ نوجوان خواتین نے حالیہ خودکشی کے رجحانات پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی۔انہوں نے اس کی وجہ ہونے والی حالیہ تبدیلی بتائی۔موقع پر موجود مردوں کا خیال تھا کہ اس کی وجہ خاندان کی رضامندی سے ہونے والی شادیاں اور نوجوان نسل میں بہت زیادہ آزادی ہے۔انہوں نے بتایا کہ چند نوجوان لڑکے بھی اسی بدقسمتی کا شکار ہیں۔انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ اس مسئلے کوحل کرنے کے لئے بات چیت کرنا ازحد ضروری ہے اورانہوں نے یہ کام خاندانوں اورنوجوانوں کے ساتھ مشاورت کے بعد شروع کردیا ہے۔LSO نے ایک عدد ملک چلر (دودھ کو ٹھنڈا کر کے محفوظ کرنے کی مشین) لگایا ہے۔اور علاقے کے دیہاتوں سے اکٹھا کیا جانے والا دودھ بیچا جاتا ہے۔LSO کی ایک ممبر نے گلگت میں موجود کریمہ زرعی تحقیقاتی سینٹر کے ساتھ مل کرسی بک تھارن کانٹے دار جھاڑی کا نمائشی پلاٹ بھی لگایا ہے۔علاوہ ازیں LSO نے تیس عدد خواتین کو بجلی کی بنیادی مرمت کی تربیت دی ہے اور 2008 سے لیکر AKAM سکیم کے تحت 5542 گھرانوں کو بیمہ سکیم سے مستفید کیا ہے جس میں سالانہ بیمہ قسط 400 روپے فی گھرانہ ہے اوراس سے /25000 روپے تک کی انشورنس کور حاصل ہوتی ہے۔جب ان سے اس بیمہ سکیم گھرانوں کی تجدید کا پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ اس کی شرح 70% ہے اوراس کی بڑی وجہ علاقے میں مربوط قسم کی شعور بیداری کی مہم کا چلانا ہے اور اسماعیلی کمیونٹی کے منظّم اور مربوط کوشش ہے۔

حاجہ بلبل نے بتایا کہ LSO میں اس بات کی استطاعت موجود ہے کہ وہ اس علاقے کی بڑی بڑی ضروریات کو پورا کرسکے جو کہ VOs اور WOs نہیں پوری کرسکتیں کیونکہ وہ چھوٹے چھوٹے دیہاتوں کی تنظیمات ہیں۔اس نے بتایا کہ وہ LSO کو کمپنیز آرڈیننس 1984 کے تحت رجسٹر کروانا چاہتی ہیں۔اس پر تفصیلی بحث ہوئی کہ اس ضمن میں SECP کے قوانین کافی سخت ہیں اوران پرعمل درآمد مشکل ہے مگر خواتین پُرعزم تھیں کہ وہ یہ مسائل حل کریں گی۔

LSO کو AKRSP کی امداد، پائداری اورملکیت کے مسائل:

ریجنل پروگرام منیجر مظفرالدین نے بتایا کہ مروجہ طریقہ کار کے مطابق کمیونٹی LSO بناتی ہے۔جبکہ AKRSP اس کی بائی لاز بناتی ہے، LSO کا پانچ سالہ منصوبہ تیار کرتی ہے اور پھر ان کو چیک کے ذریعے رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے تاکہ LSO اپنی استعداد میں اضافے کی ضروریات پوری کرسکے اور دوسرے اخراجات بھی پورے ہوں، جن میں اکاؤنٹنٹ، سوشل آرگنائزر اور منیجر ز کو تنخواہ کی ادائیگی شامل ہیں (عام طور پر تین عہدیدار ہیں)۔AKRSP کے سٹاف کے ساتھ یہ بحث سنگل LSO کے ساتھ میٹنگ سے پہلے جاتے ہوئے راستے میں ہوئی۔ دفتری امور کے لئے LSO کو امدادی رقوم دینے کے معاملے پر RSPN نے ہمیشہ تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ہم نے متعدد دورہ جات، LSO اور AKRSP کے اہلکاروں کے ساتھ بحث اور مباحثے کے ذریعے یہ محسوس کیا ہے کہ AKRSP(CIDA کی مدد سے) LSOs کو دفتر بنانے، دفتری آلات خریدنے اور تین اہلکاروں کی تنخواہوں کے لئے ماہانہ /30000 روپے کی جوادائیگی کرتی ہے وہ دراصل LSO کی ترقی میں زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوتی۔جونہی یہ امداد ختم ہوتی ہے تینوں اہلکار مزید امداد کے لئے AKRSP کی طرف دیکھنا شروع کردیتے ہیں۔اس سے اس تاثر کو تقویت ملتی ہے کہ AKRSP دراصل LSO میں سٹاف کو تعنیات کرکے انہیں دیتی ہے۔چونکہ ہم بھی /90000 روپے کے چیک کے ساتھ سنگل LSO کی طرف جارہے تھے، میں نے RPM کو قائل کرلیا کہ LSO کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ اس فنڈ سے صرف ایک سٹاف کو تنخواہ دے اور LSO بقیہ فنڈ کے لئے AKRSP کو کوئی منصوبہ پیش کرے کہ LSO کا فنڈ کیسے بنایا اور چلایا جاسکتا ہے جس میں اضافہ بھی ہو۔اس ضمن میں ایک تجویز کمیٹی انویسمنٹ فنڈ کی ہے جو کہ RSPN سے لیکر AKRSP نے علاقے میں چند LSO کو دیا ہے۔LSO کے لئے دوسری تجویز یہ ہے کہ وہ اسے کسی کاروبار میں لگادیں۔

LSO کے کاروبار کی ایک بہترین مثال اینجل ڈے کیئر اینڈ ارلی چائلڈ ہڈ ڈیویلپمنٹ سینٹر ہے۔یہ سینٹر ذوالفقار آباد LSO نے گلگت شہر میں بنایا تھا۔کچھ عرصہ کے بعد LSO اسے نہ چلاسکی اور سینٹر کو ایک نوجوان عورت کے سپرد کر دیا گیا جو کہ مونٹیسوری طریقہ تعلیم میں مہارت رکھتی تھی۔نوجوان اور فعال کاروباری خاتون صنوبر نے اس چیلنج کو قبول کیا اور آج وہ یہ سینٹر چلاتی ہے جس میں اساتذہ کی تربیت کا بندوبست بھی ہے۔اس وقت صنوبر اپنے ماہانہ منافع کا کچھ حصہ LSO کو ادا کرتی ہے۔سنگل LSO کو یہ تجویز اس لئے دی گئی کہ ان کا حوصلہ بلند کیا جاسکے۔اور انہیں سمجھایا جاسکے کہ اس طرح کے کام کرنا بھی ممکن ہے۔مبلغ/90000 روپے کا چیک LSO کے چیئر پرسن کو دیا گیا جس نے وعدہ کیا کہ ممبران LSO فنڈ کا ایک منصوبہ بنا کر اس ماہ کے آخر تک AKRSP کو جمع کروادے گی۔چیک دیتے وقت گلگت کے RPM نے ایک پُر اثر خطاب کیا انہوں نے بڑے منظم طریقہ سے LSO کی بنیادی لوازمات پر روشنی ڈالی جو کچھ اس طرح سے ہے:

- LSO میں شراکتی طریقہ کار ہونا چاہیے۔
- LSO کی انتظامیہ میں شفافیت اور جوابدہی ہونی چاہیے یعنی LSO ممبران WO اور VO ممبران کے ساتھ ہر طرح کی معلومات کا تبادلہ خیال کرے۔
- انہوں نے ایک مثالی انتظامی ڈھانچے کو اس طرح بیان کیا جس میں مختلف امور کے لئے کمیٹیاں قائم کی جائیں مثلاً آڈٹ کمیٹی وغیرہ۔
- انہوں نے کہا کہ LSO کا ایک سالانہ اجلاس ہونا چاہیے جس میں تمام ممبر WOs اور VOs کو شرکت کرنی چاہیے۔
- انہوں نے LSO میں پیشہ ورانہ طریقہ سے کام کرنے پر زور دیا۔مثال کے طور پر کمپنیز آرڈیننس کے تحت رجسٹرڈ ہونے کے بعد وہ غیر رسمی طریقہ سے کام نہیں کر سکتے۔ لین دین کی تفصیلات اور فیصلہ جات کو باقاعدہ لکھا جانا چاہیے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جانا چاہیے۔LSO کی انتظامیہ میں مختلف سطح پر اختیارات مختلف ہونگے۔AKRSP اس ضمن میں LSO کی استعداد کار بڑھانے کے لئے اس کی معاونت کرے گی
- تنظیمی ترقی سے ادارہ جاتی ترقی میں منتقلی۔یعنی LSO اپنے علاقے میں WOs اور VOs کو مزید فعال کرے گی۔ان WOs اور VOs کو اس مروجہ معیار پر پورا اترنا چاہیے جو کسی بھی اچھی WO اور VO پر پورا اترتا ہے۔
- LSO کو چاہیے کہ وہ وسائل سازی پر توجہ دے۔مثلاً ممبران سے فیس کی وصولی، نوجوانوں کو متحرک کرکے LSO کے لئے تجاویز (پروپوزل) بنائیں تاکہ فنڈز حاصل کئے جاسکیں، بچتوں کا بہتر استعمال یقینی بنائیں۔
- LSO کو چاہیے کہ وہ مہارتوں میں اضافے پر توجہ دیں اور اس ضمن میں ایک منصوبہ طے کریں۔

مظفرالدین کو بولتے ہوئے سن کر میں سوچ رہی تھی کہ ہم جو بھی کام کرتے ہیں اس کیلئے ایک طریقہ کار موجود ہے (یا کم از کم ہونا چاہیے)۔اچھے مواد کے ساتھ یہ ایک واضح مکالمہ تھا۔RSPN کے لئے یہ مناسب ہوگا کہ وہ دیکھے کہ دیگر LSO کے ساتھ کیسے مکالمہ کیا جاتا ہے۔بلکہ RSPs سے کچھ ہدایات لی جائے اور اس طرح LSO کے قیام کے سلسلے میں ایک یکساں مکالمہ تیار کیا جائے۔RSPs میں مکالمہ کرنا ایک زبانی کلامی روایت رہی ہے۔آج بیس لاکھ سے اوپر گھرانوں تک رسائی اور 400 سے زائد LSOs کے ساتھ ہمیں اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہم طریقہ کار کو یکساں بنائیں اور اس کا ریکارڈ رکھیں۔ایک اور چیز بڑی واضح ہوکر سامنے آئی کہ LSOs کو ان خطوط پر سوچنا شروع کر دینا چاہیے۔LSOs کے ساتھ جو چھوٹے چھوٹے کام کرنے کی ضرورت ہے ان میں آڈٹ، ریکارڈ سازی میں تربیت، جس قانون کے تحت وہ رجسٹر ہوئی ہیں اس سے واقفیت اور ان کے عہدیداروں اور فعال کارکنان کی تربیت وغیرہ۔

میں سنگل کی خواتین سے متاثر ہوکر واپس آئی۔یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر مواقع ملے تو خواتین کی LSOs ممکن ہیں۔دراصل ہمیں خود اپنی آنکھوں اور دماغوں کو کھولنے کی ضرورت ہے، کمیونٹی کو نہیں!